

نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۳۰ - جلد ۸ | لودیانہ ۲۲ جولائی ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۹ پائی

گلدستۂ اخبارات

عبد الرحمان خان نے شرایط صلح کو منظور کر لیا ہے = افغانستان سے انگریزی فوجیں عنقریب واپس ہوا چاہتی ہیں = اخبار ٹائمس زور دیتا ہے کہ افغانستان کا قصہ کیوں نہیں پاک کیا جاتا = قندھار تک ریل بنی بند ہو گئی ہے = کابل میں ۱۲ جولائی کو ایک خانہ جنگی ہو پڑی جسمیں چند آدمی زخمی ہوئے = تنجاک اور لشابند کی تار برقی دشمنوں نے کاٹ ڈالی = سنا ہے کہ کابل اور گرد نواح کے سردار چاہتے ہیں کہ یعقوب خان کو تخت دیا جاوے = میر بچہ اور اُسکے ہمراہی عبد الرحمان خان کو چاہتے ہیں = سرداران غلزئی محمد جان کے لئے سر دینے کو حاضر ہیں = موسیٰ خان کے ہمراہ بھی بہت سی قومیں ایسی ہیں جو جان و مال سے حاضر ہیں = ایک اخبار کا خیال ہے کہ جب انگریز افغانستان سے چلے آوینگے تو افغانیوں کے درمیان سر توڑ جنگ ہوگا = تمام حکام اضلاع کے نام حکم جاری ہو گیا ہے کہ بار برداری کے لئے جانور مت خریدو = میدان سے خبر آئی ہے کہ اب یہاں نیز دس ہزار غازی موجود ہیں = آمدنی سے ۱ کروڑ روپیہ زیادہ ہندوستان میں پچھلے سال خرچ ہوا = ولایت میں بحث ہو رہی ہے کہ انگریزی حکومت بھر میں افیون کی کاشت اور بکری نہ ہوا کرے =

روم اور یونان میں جنگ قریب الوقوع ہے = چین میں تین فرانسیس بطور جاسوس کے گئے تھے راز کھل گیا اور وہ جانسے مارے گئے = فالتو کہار اور غیر منظوری کے ملازم کابل سے ہندوستان کیطرف روانہ کئے گئے = روس نے اپنے ایک معزز جرنل کو تمام یورپ کے پولیٹیکل معاملات کی دریافتگی کی غرض سے روانہ کیا ہے = جیکب آباد کا تحصیلدار گالی دینے کے باعث ایک اہل مقدمہ کے ہاتھ سے مارا گیا - بد زبانوں کو زبان سنبھالنا چاہئے = جرمنی سے ڈیڑھ سو توپیں چین نے خریدی ہیں = جلال آباد سے ملا فقیر ۱۵۰۰ آدمی لیکر حصارک میں ظاہر ہوا ہے اور خان لالپورہ کے آدمیون سے جنگ کر رہا ہے = عبد الرحمان کا ایک سفیر کابل میں داخل ہوا ہے = روسیوں کا بڑا جرنل کافمین چین کے مقابلہ کے لئے سپہ سالار بنکر روانہ ہو گیا ہے = ایک نمایش گاہ حرفت و صنعت بمقام لاہور دسمبر ۱۸۸۰ء میں منعقد ہوگی جسکے اشتہارات وغیرہ بہت جلدی چھپکر مشتہر ہوں گے یہ نمایش گاہ زیر نگرانی سرکار کے ہوگی - اور بالخصوص پنجاب کی دستکاریکو ترقی دینا اُسکا منشاء ہوگا = شملہ میں بارش از حد زیادہ ہوئی ہے = پُل دریائے اٹک ناگہانی طغیانی کے باعث ٹوٹ گیا = انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے استعفا دیدیا = ۲۸ مئی سے ۹ جون تک شفاخانہ کابل میں قریب چار ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا جنمیں تین ہزار

نورافشاں

عرصہ سے جناب پادری پٹیرس صاحب متعلق متھوڈسٹ مشن بنگلور میں ایک باؤلی کے متصل میدان میں وعظ کیا کرتے تھے۔ اب تھوڑے دن ہوئے کہ ایک محمدی بھی اُن کے دوسری طرف کھڑا ہوکر وعظ کرنے لگا۔ اِس باعث سے ایک طرف پادری صاحب وعظ کرتے تھے اور دوسری طرف ایک محمدی وعظ کرنے لگا آدمی بہت جمع ہونے لگے کسینے صاحب مجسٹریٹ بنگلور کو خبر دی کہ فلان مقام پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے وعظ کرنے کے باعث آدمی بہت جمع ہوتے ہیں خوف ہی کہ شاید دنگہ فساد ہوجاوے۔ اسپر صاحب مجسٹریٹ نے پادری پٹرس صاحب اور محمدی واعظ کو عدالت میں طلب کیا بعد تحقیقات کے آخیر حکم یہہ دیا کہ اُس میدان میں نہ پادری صاحب وعظ کریں اور نہ محمدی واعظ کھڑا ہوا۔ اور یہہ بھی حکم دیا کہ سوائے خاص مقام کے جو پادری صاحب کی ملکیت کا ہو اور اسیطرح مسلمان بھی سوائے مکان خاص کے کسی گلی کوچے میں وعظ نہ کریں۔ اگرچہ پٹرس صاحب اور مسٹر گارڈن صاحب وکیل نے مجسٹریٹ صاحب کو آگاہ کیا کہ وہ مقام جہاں اب منادی ہوتی ہی گلی کوچے میں نہیں ہی اور راہ گیروں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہی کیونکہ وہ جگہہ شرک سے علیحدہ ہی۔ مگر تو بھی مجسٹریٹ مذکور نے اپنا حکم بحال رکھا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ کسی دین کی منادی بنگلور کے بازاروں میں نہ کیجاوے پٹرس صاحب نے اسپر بہت غور اور دعا کے ساتھ خیال کیا کہ آیا میں منادیکو چھوڑ کر اِس حکم ناجائز کی تعمیل کروں یا کہ میں برخلاف حکم بدستور اپنا کام کروں اور حاکم مذکور کی حکم عدولی کرکے آزمایش کروں وکیل نے بھی یہہ رائے ظاہر کی کہ اِس حکم کے آزمانے کا یہی اکیلا طریقہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ حکم مذکور کی مخالفت کیجے اور مجرم بنکر اپیل کیجائے۔ چنانچہ پادری پٹرس صاحب نے بدستور اُسی میدان میں جاکر منادی کی مجسٹریٹ نے اُنکو گرفتار کرکے بعد تحقیقات کے یہہ حکم سُنایا کہ سو روپیہ جرمانہ ادا کرو ورنہ ایک ہفتہ قید بالعوض جرمانہ کے رہو۔ پادری صاحب نے جرمانہ کے عیوض قید میں رہنا اختیار کیا۔ بعد گذرنے میعاد قید کے اُسیروز پھر مقام مذکور پر جاکر وعظ کیا اور خداوند کا کلام سُنایا اور اتبک بدستور لوگوں کو خوشخبری سُناتے ہیں +

معلوم نہیں کہ محمدی واعظ اب بنگلور سے چلا گیا ہی یا وہیں خاموش بیٹھا ہی مگر جس حال میں کہ منشور محمدی کا ایک کارسپانڈنٹ پادری پٹرس صاحب کو کمال ضدی تصور کرتا ہی اور صاحب منشور محمدی نے اُس رائے کو درج کیا ہی تو گمان غالب ہی کہ فرمانبرداری کے ساتھ اپنی ملکیت کی حدود میں اپنا کام کر رہے ہونگے۔ اب سُنا جاتا ہی کہ صدر عدالت نے مجسٹریٹ مذکور کے فیصلہ کو سنکر مجسٹریٹ کو گوشمالی دی ہی۔ اور یہہ فیصلہ کیا ہی کہ کسی جگہہ میں کچھہ فساد کا اندیشہ ہو تو واعظ کو کہا جاوے کہ دوسری جگہہ میں منادی کرے نہ یہہ کہ منادکو شہر میں وعظ کرنے کی ممانعت ہو +

واضح رہے کہ اِس تمام تکرار کی بنیاد یہہ تھی کہ ایک محمدی واعظ پادری کے مقابلہ میں وعظ کرنے لگا۔ اور آدمی زیادہ جمع ہونے لگے اسلئے صاحب مجسٹریٹ کو خیال گذرا کہ شاید فساد ہوجاوے۔ اِس حالت میں عدالت کو ازروئے قوانین مجریہ ہند لازم تھا کہ محمدی واعظ سے کہا جاتا کہ پادری صاحب تو پیشتر سے اپنا کام کرتے ہیں تم اُنکے مخل ہوکر محاذی منادی کیوں کرتے ہو اور اگر محمدی واعظ وہاں پیشتر سے اپنا کام کرتا تھا تو پادری صاحب کو ہٹانا تھا اور ہدایت کرنی تھی کہ تم دوسری جگہہ وعظ کرو۔ نہ یہہ کہ دونوں واعظوں کی آزادگی کو روکا جاوے۔ حقیقت میں چاہئے کہ نہ صرف عیسائی ہی بلکہ مسلمان بھی پادری صاحب کا شکریہ ادا کریں۔ کیونکہ وہ آزادگی جو کہ بنگلور میں چھین گئی تھی اُنہیں کی دلیری وہمت سے پھر حاصل ہوگئی ہی +

ہفتہ حال کی تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہی کہ افغانستان کا معاملہ اب فیصل ہوا چاہتا ہی کیونکہ عبدالرحمان خان نے شرائط صلح پیش کردہ گورنمنٹ انگریزی کو قبول کرلیا ہی اور اب صفائی کے طور پر کابل کی طرف آرہا ہی۔ سُنا جاتا ہی کہ اب عبدالرحمان خان مقام چاریکار میں جو کابل سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہی پہونچ گیا ہی۔ اور جنرل میکفرسن صاحب معہ اپنی فوج کے عبدالرحمان کے لانیکے لئے آگے گئے ہیں اور یہہ بھی سُنا جاتا ہی کہ محمد جان بھی عبدالرحمان خان کی ملاقات کے لئے گیا ہی اور محمد جان نے انگریزوں کا منشاء بابت افغانستان قبول کرلیا ہی۔ اور خبر ہی کہ انگریزی فوج اگست کے شروع میں افغانستان سے واپس ہوکر ہندوستان میں آجاویگی +

جب انگریز کابل سے واپس چلے آوینگے تو افغانستان میں معلوم نہیں کہ کسقدر فساد ہوگا۔ گمان غالب ہی کہ جنگ کا بازار خوب ہی گرم ہوجائیگا +

بقیہ مسلسل بیان مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

پطرس نے کہا کہ میں کچھ نہیں سمجھتا ہوں کہ تو کیا کہتا ہی یہہ وہ کہہ ہی رہا تھا کہ مرغ نے بانگ دی تب خداوند نے جو ظاہر اُسکے روبرو تھا پھر کر پطرس پر نظر ڈالی تو پطرس کو اُسکی بات یاد آئی جو کہ اُسنے اُس سے کہی تھی کہ مرغ کے بانگ دینے کے آگے تو میرا انکار کریگا پطرس باہر جاکر زار زار رویا (متی ۲۶-۷۵ سے ۵ مرقس ۱۴-۳ ۵ سے ۷۲ لوقا ۲۲-۵۴ سے ۶۲ یوحنا ۱۸-۱۳ سے ۲۷)

مسیح کی پہلی پرسش سنہدرین کی مجلس کے اکٹھے ہونے کے پیشتر خود قیافا نے کی (یوحنا ۱۸-۱۹ سے ۲۴) معلوم دیتا ہی کہ اِس پرسش کا مطلب یہہ نہیں تھا کہ اُسی وقت اُسکا قصور ثابت کیا جاوے بلکہ یہہ تھا کہ کسیقدر اُسکے خیال و جواب سے خود قیافا واقف ہو جاوے اسیواسطے خداوند نے اُسکے سوالات کے جواب دینے سے انکار کیا اور اسواسطے بھی کہ یہہ عدالت کا امتحان نہ تھا بلکہ قیافا اپنے طور پر باز پرس کرتا تھا تب سردار کاہن کے نوکروں میں سے ایک نے یسوع کو تماچہ مار کر کہا کیا تو سردار کاہن کو ایسا جواب دیتا ہی لیکن یہہ صرف اُسکی مظلومی اور بے کسی کا آغاز تھا جب صبح ہوئی تو سنہدرین کی مجلس جمع ہوئی مگر اُن گواہوں سے جنکو اُنہوں نے طیار کیا تھا تب مسیح کو وہاں لائے اور اُسپر جھوٹھی گواہی ڈھونڈنے لگے تاکہ اُسے مار ڈالیں گواہ تو بہت سے پیش ہوئے لیکن اُنکے بیانات میں اسقدر تفاوت نکلا کہ اس متعصب اور بے انصاف عدالت کے روبرو بھی کوئی بات ثابت نہ ہوئی آخرکار دو جھوٹھے گواہوں نے اظہار دیا کہ ہمنے اُسکو کہتے سُنا کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور تین دن میں بنا سکتا ہوں یہہ اظہار اُنکا کسیقدر سچا تھا لیکن اُن کا بیان ایک دوسرے کے مطابق نہ تھا اسلئے وہ فکر میں پڑے کہ ہم اُسے مجرم ٹھہرا دیں کہ وہ جان سے مارا جاوے تب سردار کاہن نے بیچمیں کھڑے ہو کر یسوع سے پوچھا کہ تو کچھ جواب نہیں دیتا یہہ تجھپر کیا گواہی دیتے ہیں پر وہ چپ رہا اور کچھ جواب نہ دیا پھر سردار کاہن نے پوچھا کیا تو مسیح اُس مبارک کا بیٹا ہی یسوع نے اُسے کہا میں وہی ہوں اور تم ابن آدم کو القادر کے دہنے ہاتھ بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھوگے یہہ کلام مسیح کا اُنکے مطلب کے لئے کافی ہوا سو سردار کاہن نے اُسکو سُنتے ہی اپنا کپڑا پھاڑ کر کہا اب ہمیں اور گواہ کی کیا ضرورت ہی تمنے تو یہہ کفر آپ سن لیا ہی تمہاری رائے کیا ہی مجلس کے سارے ممبروں نے فتویٰ دیا کہ یسوع قتل کے لائق ہی (یوحنا ۱۸-۱۹ سے ۲۴ لوقا ۲۲-۶۳ سے ۷۱ متی ۲۶-۵۹ سے ۶۰ مرقس ۱۴-۵۵ سے ۶۵) اگرچہ اُنہوں نے اُسپر موت کا فتویٰ دیا لیکن اُنکو اُسکے مار ڈالنے کا اختیار نہیں تھا قتل کے حکم کا اختیار فقط روم کا حاکم رکھتا تھا جسکے تحت میں یہودیوں کا ملک تھا سو وے یسوع کو قیافا پاس سے رومی حاکم پلاطوس کے دیوانخانہ میں لائے گمان غالب ہی کہ یہہ دیوانخانہ انٹونیہ کے قلعہ میں تھا جو ہیکل کے متصل تھا اور اُسمیں ایک رومی فوج رہا کرتی تھی سردار کاہن اور مجلس کے لوگ دیوانخانہ کے اندر نہ گئے تاکہ غیر قوموں کے چھوت سے ناپاک نہ ہو جاویں کیونکہ وہ فسح کا دن تھا پلاطوس اُنکے پاس نکل آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو کر پوچھا تم اِس مرد پر کیا فریاد کرتے ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ اِسے ہمنے قوموں کو بہکاتے اور قیصر کے محصول دینے سے منع کرتے اور اپنی تئیں مسیح بادشاہ کہتے پایا پلاطوس نے مسیح سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہی اُسنے اُسے جواب دیا وہی ہی جو تو کہتا ہی لیکن میری بادشاہت اِس جہان کی نہیں اگر اِس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر میرے لئے لڑائی کرتے پلاطوس نے سمجھ لیا کہ یہہ تہمت اُسپر جھوٹھی ہی اور تو اصل شکایت کی طرف مذہبی ہی اور یہہ کہ اُنہوں نے اُسے میرے پاس ڈاہ سے حوالہ کیا ہی اسلئے قصد کرتا رہا کہ آپ اِس معاملہ میں کچھ مداخلت نہ کرے جب یہہ سنا کہ یہودیوں کی شرع کے مطابق وہ مجرم ٹھہرایا گیا ہی تو کہا تم اُسے لیجاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق اُسکی عدالت کرو اُنہوں نے جواب دیا کہ شریعت کے مطابق قتل کے لائق ہی مگر ہمکو روا نہیں کہ کسیکو جان سے ماریں پلاطوس پھر اندر چلا گیا اور مسیح سے بات چیت کر کے باہر آیا اور یہودیوں سے کہا میں اُسکا کچھ قصور نہیں پاتا تب اُنہوں نے اور بھی تیزی سے کہا کہ یہہ گلیل سے لیکر ساری یہودیہ میں یہاں تک لوگوں کو اُبھارتا ہی جب پلاطوس نے جانا کہ یہہ گلیل کا ہی اُسے ہیرودس پاس جو عید کی تقریب سے یروشلم میں آیا ہوا تھا بھیجدیا ہیرودس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے اُسکے دیکھنے کا مشتاق تھا اُسنے اُس سے بہتیری باتیں پوچھیں پر مسیح نے اُنکا کچھ جواب نہ دیا تب اُس نے سردار کاہنوں اور فقیہوں کی فریاد سنکر اُسے مارا اور ہر طرح سے اُسکی ذلت کی اور پھر پلاطوس کے پاس واپس بھیجدیا۔ باقی آئندہ

مراسلات

قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۵

از روئے طریق الحیات

اگر مضامین بائبل کا اختصار کر کے صرف ایک مُدعا بیان کیا جاوے تو بقایا حیات ابدی کو ایک مآل مقصود پاوینگے - چنانچہ بائبل اسکا خود ہی اظہار کرتی ہے - کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے (انجیل یوحنا ۳: ۱۶) اور یہہ ہی وعدہ ہے جو اُسنے ہم سے کیا یعنے ہمیشہ کی زندگی کا (نامہ اول یوحنا ۲: ۲۵) - تاکہ وہ ان سب کو جنہیں تونے اُسے بخشا ہمیشہ کی زندگی دیوے - (انجیل یوحنا ۱۷: ۲) - جاننا چاہئے کہ از روئے بائبل حیات ابدی محض ہستی ہی نہیں بلکہ اُن تعلقات ضروری کو شامل کرتی ہے جنسے وہ آراستہ ہو انسان کے لئے ایک ضروری اور بہترین ہستی ٹھہرتی ہے - پس اسحال میں **نجات کیا ہے؟** یہہ کہ اُن چیزوں سے جو حیات ابدی کی مانع اور مزاحم ہیں یعنے جسمانی اور روحانی آلودگی اور سختی سے رہائی پانا - اور یوں روحانیت اور طہارت سے آراستہ ہو مآل مذکورہ کو حاصل کر سکتے ہیں - اسلئے جو جو طریق نجات کے بائبل اور قرآن میں مرقوم ہیں اُن پر غور کرنا اور بایں جہت قرآن کی عدم ضرورت کا قایل ہونا روح فرزندوں کے لئے عین سعادت ہے +

طریق الحیات مندرجہ بائبل	طریق الحیات مندرجہ قرآن
نجات خدا کے فضل سے ہے - زبور ۱۰۳: ۲ و ۳ خداوند کو مبارک باد کہہ ای میری جان اور اسکی سب نعمتوں کو فراموش نہ کر وہ تیرے سارے گناہوں کو بخشتا ہے (۱۳۰: ۷ و ۸) ای اسرائیل خداوند پر توکل کر کہ رحمت خداوند کے پاس ہے اور نجات کی فراوانی وہیں ہے اور وہی اسرائیل کو اسکی ساری بدکاریوں سے بچائیگا +	**نجات خدا کے فضل سے ہے** سورہ صٰفٰت رکوع ۲ آیت ۵۵ اور اگر نہ ہوتا میرے رب کا فضل تو میں بھی ہوتا اُن میں جو پکڑے آئے - سورہ نور رکوع ۳ آیت ۲۱ - اور کبھی نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اسکی مہر نہ سنوارتا تم میں ایک شخص کبھی لیکنے شیطان نہ سنوارتا تم ولیکن اللہ سنوارتا ہے جس کو چاہے اور اللہ سب سنتا جانتا ہے +
نامہ افسیوں ۲: ۴ و ۵ - پھر خدا نے جو رحم میں غنی ہے اپنی بڑی محبت سے جس سے اُسنے ہمکو پیار کیا - ہمکو جو گناہوں کے سبب مُردہ تھے مسیح کے ساتھ جلایا - تم فضل ہی سے بچ گئے +	سورہ بقر رکوع ۳۷ آیت ۲۶۸ شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو تنگی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش کا اور فضل کا +
نامہ طیطس ۲: ۱۱ کیونکہ خدا کا فضل جس سے نجات ہے سارے آدمیوں پر ظاہر ہوا - ۳: ۴ - ۷ پھر جب ہمارے بچانیوالے خدا کی مہربانی اور پیار ظاہر ہوا اُسنے ہمکو راستبازی کے کاموں سے نہیں جو ہمنے کئے بلکہ اپنی رحمت کے سبب نئے جنم کے غسل اور رُوح قدس کے نیا بنانے کے سبب بچایا - جسے اُسنے ہمارے بچانیوالے یسوع مسیح کی معرفت ہم پر بہتایت سے ڈالا تاکہ ہم اُسکے فضل سے راستباز ٹھہر کر اور وارث بنکے ہمیشہ کی زندگی کے اُمیدوار ہوں +	سورہ عمران رکوع ۸ آیت ۷۴ - خاص کرتا ہے اپنی مہربانی جسپر چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے - سورہ شوریٰ رکوع ۳ آیت ۲۴ اور وہ ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں سے اور معاف کرتا ہے برائیاں الخ +

ای ناظرین خیال رکھنا کہ عدم ضرورت قایم کرنا بجا ہے یا بیجا -

طریق الحیات مندرجہ بائبل	طریق الحیات مندرجہ قرآن
نجات ایمان سے ہے - زبور ۶۲: ۱ میری جان چپکے فقط خدا ہی کے انتظار میں ہے کہ میری نجات اُس سے ہے + یرمیاہ ۳: ۲۳ - فی الحقیقت نجات کا انتظار کرنا کہ ٹیلوں اور پہاڑوں کی کثرت سے ہوگی سو عبث ہے یقیناً اسرائیل کی نجات خداوند ہمارے خدا سے ہے - یوحنا ۱۷: ۳ اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھے اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تُونے بھیجا ہے جانیں - نامہ افسیوں ۲: ۸ کیونکہ تم فضل کے سبب ایمان لا کے بچ گئے ہو + نامہ گلتیوں ۳: ۱۱ (آخری جملہ) جو ایمان سے	**نجات ایمان سے ہے** - سورہ بقر رکوع ۲۲ آیت ۱۷۷ - نیکی یہہ ہی نہیں کہ مُنہہ کرو مشرق کی طرف یا مغرب کی - ولیکن نیکی وہ ہے جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر - وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور وہی بچاؤ میں آئے سورہ عمران رکوع ۱۵ آیت ۱۳۴ (آخری جملہ) اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننیوالوں کو + سورہ مائدہ رکوع ۹ آیت ۶۵ اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم اُتار دیتے

راستباز ہوا سو ہی جیگا۔ نامہ عبرانیاں ۱۱: ۶ اور بغیر ایمان کے اُسکو راضی کرنا ممکن نہیں کیونکہ اُسپر جو خدا کی طرف آتا ہی یہہ ضرور ہی کہ یقین کرے کہ وہ موجود ہی الخ۔ اور ۱۰: ۳۸ اور راستباز ایمان سے جیگا۔ یوحنا ۳: ۳۶ جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی + اُنکی بُرائیاں اور اُنکو داخل کرتے نعمت کے باغوں میں۔ اور اگر وے قایم رکھیں توریت اور انجیل کو اور جو اُترا اُنکو اُنکے رب کی طرف سے تو کھاویں اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے + سورہ تغابن رکوع ۱ آیت ۹۔ اور جو کوئی یقین لاوے اللہ پر اور کرے کام بھلا اُتارے اُسکی بُرائیاں اور داخل کرے اُسکو باغوں میں وغیرہ یہی بڑی مُراد ملنی +

انجیل تاکید ایمان سے پُر ہی جب یہہ حال ہی تو اسمیں اور کیا پڑ سکتا ہی۔ کچھ نہیں اسلئے قرآن کی عدم ضرورت میں شک نہیں اگر کسی کو یہہ کہنے کا شوق کو دے کہ ایمان مسیحی کو خارج کر ایمان محمدی کو جسکا سورہ اعراف ۱۹ آیت ۱۵۰ میں ذکر آیا ہی قایم کرنے کی ضرورت تھی تو لازم ہی کہ اس ضرورت کی کیوں اور کسطرح کا جواب دیا جاوے۔ اور سوائے جنگ اور شہوت بازی وغیرہ کے کسی امر میں محمد صاحب کو خداوند عیسیٰ مسیح سے افضل ثابت کیا جاوے اب تک کے مقابلہ سے محمد صاحب کی فضیلت میں کمی بے شک ظاہر ہوتی رہی + باقی آیندہ

منقولات

ٹرکی

یہہ ممکن ہی نہیں ہی کہ جب ایک شخص یا ایک قوم متعدد شایستہ آدمیوں یا متعدد شایستہ قوموں سے میل جول اختیار کرے تو وہ اپنی خانگی بُرائیوں و بد انتظامیونکو درست نہ کرے۔ یا تو اُسکو خود فرض ہوگا کہ وہ آہستہ آہستہ اپنے آپکو شایستہ بناکر دوسرونکے ہمپلے ہو جاوے یا دوسرونکو فرض ہو جاتا ہی کہ اپنے پاس کے بیٹھنے والے کو ٹھونک پیٹ کر درست کر لیں مگر یہہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اُن سب سے میل جول علیحدہ غبار کرے اور اپنے آپکو درست نہ بنادے۔ ٹرکی کا اول فرض تھا کہ وہ جب یورپ کے شایستہ کلاس میں موجود تھی تو اپنے آپکو سرتاپا شایستہ بنا لیتی لیکن افسوس اُسنے اسکو نہ سوچا اور آخر کار دشمن نے موقع پاکر چھیڑ چھاڑ سخت شروع کر ہی دی تھی وہ تو بھلے کو رحمدل انگریزوں نے کانفرنس برلن مقرر کرکے روس کے جوش کو توڑ نہیں تو خدا جانے روس کیا کرتا اور ٹرکی کا کیا حال ہوتا۔ جو تکلیف ٹرکی نے اُٹھائی تھی اسمیں کلام نہیں کہ ایسی کسی دوسری سلطنت نے شاید اُٹھائی ہو اُسکو فرض تھا کہ جہانتک اُسے ممکن ہوتا اپنے خانگی بدانتظاموں اور عیبوں کو دور کرتی لیکن افسوس اُسنے کامل طور پر ایسا نہیں کیا۔ ہم تو ہمیشہ یہی سنتے رہے ہیں کہ پرسوں فلاں صاحب وزیر اعظم مقرر ہوئے کل سُنا گیا کہ بجائے اُنکے فلاں شخص کو سکہ وزارت تفویض ہوا آج سُنا گیا کہ اُنسے بھی سکہ وزارت لے لیا گیا۔ ایک کا اعتبار ہی نہیں کیا جاتا کہ جو سوچ سمجھ کر انتظام کرے اُسکو بھی ڈبکا رہتا ہی اور وہ پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتا رہتا ہی کہ میری جگہہ پر کوئی نہ آتا ہو یہہ باتیں واقعی بداقبالی کی ہیں خیرالدین پاشا وزیر ٹونس کیا بُرے تھے کہ پہلے تو اُنکو مرحبا۔ سبحان اللہ کہکر عزت کے ساتھہ بُلایا گیا اور وزیر اعظم مقرر کیا گیا اور پھر عہدہ مذکور سے علیحدہ کر دئے گئے یا یوں کہئے کہ علیحدہ کر دئے گئے اسی طرح اور بہتوں کو بھی سمجھ لیجئے البتہ یہہ بات بحث طلب ہی کہ کونسا اول اطمینانی مادہ ہوتا ہی جسکے سبب سے وہاں ایک آدمی بُلایا جاکر عزت پاتا ہی اور پھر علیحدہ کر دیا جاتا ہی ہم یہی کہیں گے کہ بے اطمینانی نے یہہ تلون مزاجی اختیار کر رکھی ہی اور یہہ تلون مزاجی جب تک نہیں جا سکتی کہ جب تک پریسیڈنٹ صاحب تلون کو علیحدہ نہ کریں اور استقلال مزاج میں پیدا نہ کریں جہاں ایک وزیر اعظم مقرر ہوا حسب منشا سلطان اُسکی اچھی طرح آؤ بھگت کیجاتی ہی لیکن بعد میں فرقہ مخالف رات دن سلطان کے کان بھر کر اُسکو علیحدہ کرا دیتے ہیں سلطنت ٹرکی کا یہہ تلون فقط انتظام کو ہی خراب نہیں کر رہا بلکہ ایسے ایسے نئے دشمن بنا دیا ہی جو وزارت کے رتبہ پر ہوکر گرائے جاتے ہیں اور خیال کرنا چاہئے کہ وہ کیونکر ٹرکی سے خوش ہونگے اور کیونکر اُسکی بہبودی چاہیں گے۔ ایک فرشتہ آدمی کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے لیکن یہی دیکھا جاتا ہی کہ جب ایک آدمی رتبہ سے ذلیل ہوکر گرایا جاتا ہی تو وہ اگر ظاہرا نہیں مگر باطن میں تو خراش تراش ضرور ہی کرتا رہتا ہی ٹرکی اس امر کا خیال مطلق نہیں کرتی اور اُس کا ڈھنگ اس شعر کے مطابق ہو گیا ہی۔

ہر روز وہ ڈھونڈے ہی نیا تازہ خریدار
صورت تیری ہر روز بدل جائے تو اچھا

آخر اُس تلون مزاجی کا نتیجہ یہی ہوا کہ جس برلن کانفرنس نے اُسکو روس کے پنجہ سے چھڑایا تھا اور عہدنامہ قایم کرایا تھا اُس عہدنامہ کی پوری پوری تکمیل کرانیکے لئے پھر قایم ہوکر کام کر رہی ہی اور ٹرکی کا منشا یہہ ہی کہ اُس کے فیصلے پر اس سبب سے عمل نہ کرے کہ سفیر ٹرکی اُس میں شامل نہیں ہوا ہی ہم کہتے ہیں کہ جب اُسکے

فیصلہ کے مطابق پہلے عملدرآمد ہوا تھا تو اب کیونکر نہ ہو ٹرکی کی ایسی ایسی ہٹوں نے تو اُسکو یہانتک پہونچادیا کہ اُسکے گھر کے جھگڑے اُسکے محلہ والوں کے سپرد ہوتے ہیں اور وہ پھر اُسکو منواتے ہیں اور گو وہ اب انکار کرتی ہے لیکن وہ ماننے گی نہیں ضرور مانے گی۔ پہلے کانفرنس برلن نے یونان کی نسبت کچھ فیصل نہیں کیا تھا کہ اُس سے بھی چھیڑ چھاڑ و تنازعات جاری تھے لیکن اب کانفرنس نے اُسکی نسبت بھی یہہ فیصل کرادیا کہ سرحد جانینا اور ٹسرود او رزرگارنی ایک حد تک بڑھا دیجاوے کہ روز کا ٹنٹا مٹے لیکن یہہ سُنکر ٹرکی نیلے پیلے دیدے نکالکر اور منہہ موڑ کر یہی کہے جاتی ہے کہ کانفرنس کے کہنے کے مطابق کبھی نہ ہوگا بلکہ اُسنے جنگی تیاریوں کا حکم دیدیا ہے اور ۸ جولائی کا تار تو صاف صاف کہتا ہے کہ یونان و ٹرکی دونوں مسلح ہو رہے ہیں۔ یاالٰہی خیر +

اب یہہ خیال کرنا چاہئے کہ یہہ اونٹ کس کل بیٹھے گا اگر فقط یہہ ہی دونوں پہلوان دنگل میں اُترے تو صریح ظاہر ہے کہ یونان کو ٹرکی کب چھوڑے گی اگرچہ وہ ضعیف ہوگئی ہے لیکن یونان سی سلطنت کی قوت کا تو اُسکے سامنے کچھ بھی وجود نہیں۔ لیکن سخت خدشہ تو یہہ ہے کہ دیگر سلاطین یورپ یونان کے ساتھ نہو جاویں اور پھر لینے کے دینے پڑجاویں ٹرکی کی اصلاح تو بالائے طاق رہی کہیں اُسکی بربادی کے سامان نہو جاویں جسکا ہونا ہرگز مناسب نہیں ہے اور نہ ہم سلاطین یورپ کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ ٹرکی کے اُجاڑنے کا خیال کریں گے لیکن یہہ تو البتہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا حکم تو ضرور ہی منوانا چاہیں گے کاش وہ ٹرکی کی ہی بہبودی کے لئے کیا گیا ہے یہہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے جسکی نسبت ہر ایک مدبر غور کر کے پریشان ہوتا ہے اور اِس جھگڑے کا اختتام تو ہم اِن الفاظ میں کرتے ہیں کہ یورپ میں پھر آگ سلگتی نظر آتی ہے جو فقط ٹرکی اور یونان ہی میں نہیں پھیلتی نظر آتی بلکہ اُسکی چنگاریاں محلہ والونکو بھی دق کرتی نظر آتی ہیں یا یوں کہئے کہ جس دنگل میں یہہ دونوں پہلوان کھڑے ہونا چاہتے ہیں بہت بڑا خوف ہے کہ دونوں کے حمایتی ہر ایک کے ساتھ نہو جائیں اور یہہ فقط ایک جھپٹ ہی نہ خیال کیجاوے بلکہ بہت سی جھپٹونکی پیشین گوئی ہے +

بہتر تو یہہ ہے کہ جب سلاطین یورپ نے ٹرکی کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا ہے تو اُن دونوں کی رضامندی کے ساتھ صلح کرادیجاوے اور اِس ترکیب سے فیصلجات ناطق نہوں کہ جبر خیال کیا جاوے اگر ایک کانفرنس ملکوں کے جھگڑے کو طے کرنے کے لئے قایم ہو تو اُس کانفرنس کی ایسی کارروائی نہ ہونی چاہئے کہ خود کانفرنس ہی آپس میں کشتم کشتا ہو یا ساری کانفرنس ایک کے ساتھ ہوکر خوفناک صدمات کی پیشین گوئی کرے بلکہ وہ کانفرنس مدبرانہ طور پر دونوں کو اچھی طرح سمجھا دے اور اُن کا نقصان نہ ہونے دے اور آپ اُس جھگڑے میں شمولیت اختیار نہ کرے جو نکو آپکسی فسادی کام میں شامل ہونا کب مناسب ہے یہہ صحیح کہ وہ اپنے فیصلے کا اجرا چاہینگے۔ ہمارا خیال کہتا ہے کہ فیصلہ ہی اِس عنوان سے ہونا چاہئے کہ دونوں راضی ہو جاویں۔ جو فیصلہ کانفرنس برلن نے یونان کی نسبت کیا ہے وہ بیشک برخلاف مزاج ٹرکی ہے خیر اگر اُسنے اپنے عدل کے مطابق کردیا تو وہ ٹرکی کو اُسکے جاری کرنے کے لئے راضی کرے اور اگر وہ راضی نہو تو اُسکی کچھ ترمیم کردے غرضکہ جہانتک ممکن ہو شر کی جگہ تو نوبت نہ آنے دیجاوے اور امن و امان کے خیالات ظاہر ہوں کہ یہی کام مدبر ہے۔ آخر میں گورنمنٹ کا ہے +

ٹرکی کا بالکل کانفرنس سے مخالف ہونا ہماری سمجھ میں نہیں آتا اُس نے کیوں نہیں اپنے قضیوں کو آپ ہی طے کرلیا حالانکہ سلاطین یورپ نے پہلے سے ہی کئی بار ٹرکی سے کہدیا تھا کہ سنبھلو۔ سوچو۔ اور اپنے جھگڑے آپ نبیٹرو۔ ہم ایسی ایسی خبریں سنتے ہیں کہ قادری باشا وزیراعظم ٹرکی بڑے بیدار مغز۔ روشن خیال ہیں نہ پہلے خوش ہوتے تھے اور نہ اب خوش ہوتے ہیں کیونکہ اوّل اوّل وزیراعظم کی آؤ بھگت وہاں ایسی ہی ہوا کرتی ہے +

ٹرکی کے مدبر آجکل کے قضیہ کو طے کریں جو نہایت نازک ہے اور یہہ موقع اُنکی لیاقت کے اظہار کا ہے اور جو اِس قضیہ کو وہاں کوئی بھی طے نہیں کرسکتا تو ہمارے نزدیک نہ وہاں کوئی روشن دماغ ہے نہ روشن خیال

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

کابل۔ ۱۰ جولائی۔ محمد جان کے آدمی بہت بڑھ گئے ہیں نور محمد خان جو پنجشیر کا ایک سردار ہے ہم سوار ساتھ لیکر عبدالرحمان کی طرف سے محمد جان و عبدالرحمان خان کا باہم فیصلہ کرانے کی غرض سے گیا ہے خارج شدہ سپاہی روز بروز عبدالرحمان کے ملنے کو چلے جارہے ہیں کل اُس کے چاریکار میں پہونچ جانے کی اُمید تھی لیکن اِس امر کی کوئی خبر ابتک نہیں آئی چند مسافر جو اُس طرف سے آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمان

ہنوز غور بند تک بھی نہیں پہونچا۔ جو قلعے ہمنے کابل میں بنائے تھے اُنکے اوڑا دینے کی تجویزیں ہو رہی ہیں +

کابل ۹ جولائی ۔ محمد عظیم چچازادہ عبدالرحمان چاریکار میں پہونچ گیا ہے کابل کا قاضی القضات آج چاریکار کو چلا گیا ہے ظاہر میں اُس کا عزم عبدالرحمان سے ملاقات کرنے کا ہے۔ عبدالرحمان خان کے ظلم کی بڑی دھوم مچ رہی ہے۔ خجن اور قندوز کے درمیان اُنکے آمد کی خبر سنکر لوگ گانو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے +

کابل ۔ ۱۲ ۔ عبدالرحمان اُس تاریخ کو جس کا اُسنے ارادہ ظاہر کیا تھا چاریکار میں نہیں پہونچا اُمید ہے کہ وہ ۱۳ یا ۱۴ تاریخ کو پہونچیگا۔ اُس کے پیادگان خجین سے جمعرات کے روز روانہ ہوئے اُس کا توپخانہ دوسرے دن اور وہ خود ۱۰ تاریخ کو روانہ ہونیکو تھا چنانچہ اُسکے مطابق اُسکو چاریکار میں منگل یا جمعرات کو آنا چاہئے تھا +

کابل ۔ ۱۳ جولائی ۔ چرخیونکا اجتماع پراگندہ ہوتا جاتا ہے لیکن زرمتی ابتک بکثرت جمع ہیں۔ ۸ تاریخ کو محمد جان لوگر سے روانہ ہو کر میدان کو گیا اور کابل کی اطراف کوتل تخت تک چلا گیا جو ارغندہ کے نزدیک واقع ہے اور یہاں اُسنے ایکہزار سے زیادہ آدمیونکا کپ جمایا ہے غالباً یہہ آدمی میدان کے لشکر کا مقدمۃ الجیش ہیں محمد جان کبھی ایک جگہہ میں نہیں رہتا اُسکے ساتھ تین ہزار آدمی ہیں جو ساغوان و تنگی وردک و قلعہ دلاوان میں منتشر ہیں مہر فولاد میں دو تین ہزار کا لشکر جمع ہے جو عصمت اللہ خان اور محمد جان کے بھائی کے تابع ہے +

کابل ۔ ۱۴ جولائی ۔ جماعت مقیم میدان عصمت اللہ خان و غلام قادر اور محمد افضل برادر محمد جان کی ہدایت میں ہے میدان کے بہت سے غازی شیر علیخان کے شہر میں یہہ کہتے ہیں کہ چاردہ کے لوگ اقوام میدان کو کسی طرح کی مدد دینے میں اِس خوف سے انکار کرتے ہیں کہ برٹش لوگ ہمارے قعابں کو لے لینگے ۔

عبدالرحمان کے ایجنٹوں میں سے بعض تگمین و میدان اور چاردہ کے چند گانوں میں پہونچے ہیں اور سردار موصوف لوگونسے عموماً بہت سے وعدہ کرتا ہے +

خبر آئی ہے کہ محمد جان حکام انگریزی کو یہہ تحریر کر رہا ہے کہ میں ابتک یعقوبخان کا طرفدار ہو کر لڑ رہا ہوں لیکن چونکہ اب سرکار انگریزی نے عبدالرحمان خان کو پسند فرمایا ہے اسلئے میں اُسکی مخالفت سے باز رہونگا مگر جسوقت عبدالرحمان پہونچ جائیگا تب میں موسیٰ خان کی طرفداری میں اپنا دعوی قایم کرنیکے واسطے جھگڑا کرونگا +

عرصہ قلیل میں بنگال لینسر نمبر ۹ لوگار سے اسجگہہ پہونچ جائیگی اور بنگال کیولری نمبر ۱ کے قایم مقام رہیگی جو تنخاک اور یزوان کے مابین کی چوکیوں میں مقیم ہوگی۔ اُمید کیجاتی ہے کہ سیوم ڈوبزن کا ایک دستہ فوج لوگار سے کثیر المقدار اناج ہمراہ لاویگا اور خزانہ اور فوجی اسباب لیکر واپس چلا جاویگا +

بہت سا اسباب اور اسلحہ ایکسو پچاس خچر پر لدا ہوا ہر روز ہندوستان کیطرف روانہ ہوتا ہے عبدالرحمان کی نسبت اور کچھ خبر نہیں آئی +

پیرس ۔ ۱۲ جولائی ۔ چیمبر آف ڈیپوٹیز میں یہہ تجویز ہوئی ہے کہ گورنمنٹ یونان کے مشورہ دینے کیواسطے تحریک کیا جاوے کہ وہ سپاہ کو جمع نہ کرے تاوقتیکہ اسبات کا جو سلطان کے پیش کی گئی ہے جواب حاصل ہو جاوے +

سلطنت یونان اِس تجویز سے گو رضامند ہو لیکن وہ فوجی طیاریوں میں توقف نہیں کریگی +

لنڈن ۔ ۱۴ ۔ جولائی ۔ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے ولفیرون کو اُنکے اکیسویں سال کے سالانہ جلسہ کی مبارکباد دی ہے +

قسطنطنیہ ۔ ۱۴ ۔ جولائی ۔ ٹرکی کے معاملات مال کی اصلاح کیواسطے چند جرمن عہدہ دار نوکر رکھے گئے ہیں +

لنڈن ۔ ۱۵ جولائی ۔ آج شام کو ہوس آف کامنز میں صاحب وزیر سلطنت ہند نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ چونکہ جنگ افغانستان کے اخراجات تخمینہ سے بہت بڑھ گئے ہیں اِسواسطے ضرور ہے کہ انگلستان کو بھی کسیقدر اُسکا بوجھہ اُٹھانا چاہئے مگر چونکہ گورنمنٹ ہند نے اپنے معاملات کی بابت کوئی ناطمینانی نہیں ظاہر کی اِسواسطے جب تک کہ پورے پورے طور پر اطلاع نہیں ملتی اِس معاملہ کو ملتوی کیا جاتا ہے مقام رانیر کے کان کنون کے جو نیوپورٹ کے متصل تھے ایک کان کے پھٹ جانیکے سبب ۱۱۹ آدمی ضایع ہوئے +

کابل ۔ ۱۵ جولائی ۔ سردار یوسف خان کا ایک بھائی آج کوہستان سے یہاں پہونچا ۔ وہ خبر دیتا ہے کہ عبدالرحمان ہندوکش سے اوتر کر طوطا در امیں ہے جو چاریکار سے چھہ میل کے فاصلہ پر ایک گانو ہے۔ سردار مذکور بیراگک کے راستہ سے نہیں آیا بلکہ وہ طوطا دار کے راستہ سے آیا ہے میدان کا اجتماع ترقی پذیر ہو رہا ہے کل سات سو سوار اُن میں شامل ہوئے تھے +

رجمنٹ نمبر ۱۹ پی ایل کے سپاہیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ایک پٹھان پکڑا گیا اور زرغون شہر میں اُسکو گولی سے مار دیا گیا +

شملہ ۔ ۱۶ ۔ جولائی ۔ خبر آمدہ قندھار سے معلوم ہوا

کہ جس وقت شیر علی نے اپنی فوج کو کیمپ کدامک سے گرشنک کو چلے جانیکا حکم دیا تو چار شنبہ کی فجر کو پیادگان کی ایک جماعت اسلحہ توپ اور سامان حرب کے ساتھ لوسنڈور کو چلے گئے ✤

انگریزی فوج نے دریا کو عبور کر کے اُنکا تعاقب کیا اور شوراکی کے مقام پر اُنسے ملکر اُنکو بالکل منتشر کر دیا اور دو سو آدمی مار دیئے اور توپیں و اسباب اُنسے لے لیا اِس خبر کے آخری حصہ کی تصدیق ابھی گرشنک سے ہوئی باقی ہر شیر علی کے سوار جو تعداد میں ایکہزار ہیں اور تمام افسر با ایمان رہے اُسکا خزانہ بھی محفوظ ہو سُنا جاتا ہو کہ محمد جان اور موسٰی خان چرک کو گئے ہیں ✤

لودیانہ

بارش ہمیشہ وقت بوقت ہوتی رہتی ہو سنیچر کے روز دوپہر کیوقت سخت بارش ہوئی - ایک چھپر جو کچہری ضلع کے محاذی اہل مقدمات کے آرام کے لئے دو سال سے بنایا گیا تھا سنیچر کے روز بارش کی سختی سے گر پڑا اُسکے نیچے چند آدمی دب گئے تھے جنمیں سے ایک تو نمبردار اُسیوقت مرگیا اور تین آدمی زخمی ہوئے - اُس موقع پر جناب رائے اُدیرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و جناب فقیر ظہورالدین خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و جناب میاں شاہدین صاحب سابق ممبر میونسپل کمیٹی نے دبے ہوئے لوگوں کے نکالنے میں بڑی جانفشانی کی - ورنہ بہت کچھ نقصان ہو جاتا - ۲۰ جولائی کو ایک آدمی ایک مکان کے گرنے سے دب کر مرگیا ہو - ۳۰ جولائی کو ایک تار برقی آئی ہی ہے

معلوم ہوا کہ جناب مسٹر چارج لوئیس صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۳ ماہ کے لئے امرتسر کے جج عدالت مطالبہ خفیفہ مقرر ہوئے ہیں - شہر کے لوگ صاحب موصوف کے انصاف کے ثناخوان تھے ✤

سُنا جاتا ہو کہ بیرون جات میں فصل خریف کی تخم ریزی بباعث شدت بارش بخوبی نہیں ہوسکی - ہمنے ایک معتبر شخص کی زبانی سنا ہو کہ یہاں کے غلہ کے آڑتی تول کیوقت بڑا ہاتھ مارتے ہیں اور جب آپسمیں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کہو بھائی تم نے آج کتنی کہیاں ماریں - اپنی اصطلاح میں وے فی کہی ۵ ر آثار غلہ کو کہتے ہیں یعنے کہ آج کتنا غلہ تولتے وقت بھول چک میں مارا - پولیس کو ان لوگوں کی طرف خیال رکھنا چاہئے ✤

گورنمنٹ گزٹ پنجاب سے معلوم ہوا کہ مرزا محمد جعفر حسین خان صاحب داروغہ چنگی جو بمقام جگراؤں قایم مقام تحصیلدار بھی رہچکے ہیں اور مشن کٹن چند صاحب نے امتحان تحصیلداری و منصفی کا سال حال میں پاس کر لیا ہو

آئینۂ قرآن

موسومہ بہ

فہرست قرآن

ہمارے پاس آئینۂ قرآن کی خریداری کی درخواستیں ہماری خواہش کے موافق نہیں پہونچی ہیں اسیلئے تا حال اُسکا چھپنا شروع نہیں ہوا ہو - اگر ناظرین اخبار و دیگر صاحبان اُسکی خریداری کی درخواستیں ۱۲۰ اور بھیجدیں تو ہم بہت جلد آئینۂ قرآن کو چھاپدیں - ہمارے معاونان صاحبان کو چاہئے کہ درخواستیں روانہ کرائیں جن جن صاحبوں کی درخواستیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں اُن کے نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں بعد انطباع کے ارسال خدمت ہوگی ✤

المشتہر

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہو کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہو خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہو قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہو اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس بھیجی ہوئی ہو جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے

دستخط

جی - ای - ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ